السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک مسلمان اورمتدین نوجوان ہوں لیکن تشکیک میں بتلا۔ وضو کرتے ہوئے مجھے شک پڑ جاتا ہے کہ میں نے شائد اچھی طرح وضو نہیں کیا لہذامیں دوبارہ وضو کرنے لگ جاتا ہوں ۔ اسی طرح جب میں باہر ہوتا ہوں تو اس شک کی وجہ سے میں گوشت نہیں کھاتا کہ شائد انہیں غیر اسلامی طریقے سے ذبح کیا گیا ہو۔ اسی طرح میں بسکٹ اورناشتہ میں استعمال ہونے والی دیگرچیزیں بھی نہیں کھاتا کیونکہ مجھے سک یہ ہوتات ہے کہ شائد انہیں ایسی گائے کے گھی سے بنایا گیا ہے ،جسے اسلامی طریقے کے مطابق ذبح نہیں کیا گیا تھا ۔ الغرض میں اس طرح کے بہت سے اوہام وشکوک میں بتلا ہوں ۔ میرے بڑے بھائی نے اس طرح کے شکوک سے دور رہنے کی مجھے نصیحت بھی کی ہے مگران کی نصیحت بھی کارگرثابت نہیں ہوئی ، لہذا سوال یہ ہے کہ میں کیا کروں ؟ اوراگر میں سوجاؤں توپھر مجھے نماز کی پروانہیں ہوتی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وہ شکوک جو عبادات اور معتقدات حتیٰ کہ ذات باری تعالی کے بارے میں دل میں پیدا ہوتے ہیں، یہ سب کے سب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے جب نبی اکرمﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ ان کے دلوں میں ایسے ایسے خیالات آتے ہیں کہ جنہیں وہ بیان نہیں کرسکتے تو نبی اکرمﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ ''یہ تو خالص ایمان ہے۔'' (صحیح مسلم، الایمان، باب الوسوسة فی الایمان ومایقولہ من وحدھا، حدیث : 132، 133) اس لیے کہ شیطان اس طرح کے شبہات اس دل میں پیدا کرتا ہے جسمیں پہلے سے کوئی شبہ موجود نہ ہو،تاکہ وہ اس کے پیدا کردہ شبہ کے بارے میں اس کی اطاعت شروع کردے اورجس شخص کا دل پہلے ہی شبہات سے بھرا پڑا ہو، یا دین سے خالی ہو تو ایسے دل میں شیطان وسوسے نہیں ڈالتا کیونکہ اس سے وہ فارغ ہوچکا ہوتا ہے ۔ ہم اس نوجوان سے یہ کہیں گے کہ اس پر واجب یہ ہے کہ وہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور وضو، نماز اور دیگر امور کے بارے میں اپنے ذہن میں پیدا ہونے والے وسوسوں کی طرف توجہ نہ دے ۔ شکوک وشبہات کا پیدا ہونا جہاں ایمان کے خالص ہونے کی دلیل ہے ، وہاں ان شکوک وشبہات کے ساتھ ساتھ چلتے جانا عزیمت اور استقامت کی کمزوری دلیل بھی ہے ۔

ہم اس نوجوان سے یہ کہیں گے کہ یہ شک بلاوجہ ہے کیونکہ آپ جب خرید وفروخت کے لیے بازار میں چلے جاتے ہیں توکیا آپ کو کسی چیز کے بارے میں شک ہوتا ہے ؟ ظاہر ہے کہ اس کا جواب نفی میں ہے کیونکہ اس طرح کے امور کے بارے میں شیطان انسان کے دل میں وسوسہ پیدا نہیں کرتا ۔ البتہ وہ عبادت میں ضرور وسوسہ ڈالتا ہے تاکہ وہ انہیں خراب کردے لہذا جب شکوک وشبہات کی کثرت ہوجائے تو ان کی طرف توجہ نہ دیں ۔ اسی طرح جب عبادت سے فراغت کے بعد شک ہو تو اس کی طرف بھی کوئی دھیان نہ دیں الا یہ کہ کسی کمی وبیشی کا یقین ہو۔

''فعل کے بعد شک اثرانداز نہیں ہوتا، اسی طرح جب شکوک کی کثرت ہوجائے تو وہ بھی موثر نہیں ہوتے ۔''

کھانے پینے کی وہ اشیاء جو اصل میں حلال ہیں، ان کے بارے میں بھی شک کا کوئی اعتبار نہیں ۔ '' خیبر میں ایک یہودی عورت نے رسول اللہﷺ کی خدمت میں ایک بکری کا تحفہ پش کیا تو آپ نے اس کے گوشت کو کھا لیا تھا'' ((صحیح البخاري، الہبة وفضلھا والتحریض علیھا ، باب قول الھدیة من المشرکین، حدیث 2617

(اسی طرح ایک یہودی نے جب آپ کی دعوت کی اوراس میں جوکی روٹی اور باسی چربی پش کی تو آپ نے اسے بھی کھا لیا تھا ۔'' (صحیح البخاري، البیوع ، باب شراء النبیﷺ بالنسیئة، حدیث : 2069''

صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ کچھ لوگوں نے جو نئے نئے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے ، مسلمانوں کی ایک جماعت کو گوشت کا تحفہ دیا تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں ؟ تو آپ نے ان سے فرمایا :

(سموا علیہ انتم وکلوہ) (صحیح البخاري، الذبائح والصید، باب ذبیحة الاعراب، ونحوہم ح : 5507)

''تم اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو اور اسے کھا لیا کرو۔''

لہذا جس کا ذبیحہ حلال ہو، اس کے ذبیحہ کے بارے میں اصول یہ ہے کہ وہ حلال حتیٰ کہ اس کی حرمت کی کوئی دلیل موجود ہو اور جس چیز کو اللہ تعالی نے حلال قرار دیا ہو، اس کے استعمال سے رک جانا ، بلا وجہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنا ہے ۔ سائل نے جو یہ کہا ہے کہ وہ جب سوجاتا ہے تو نماز کی پروا نہیں کرتا تو یہ بھی شیطان کی طرف سے ہے ۔ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہﷺ کی خدمت میں ذکر کیا گیا کہ ایک شخص سوگیا حتیٰ کہ صبح ہوگئی اور وہ نماز کے لیے نہ اٹھا تو نبی اکرمﷺ نے فرمایا :

(ذاک رجل بال الشیطان فی اذنہ) (صحیح البخاري ، بدء الخلق ، باب صفة ابلیس وجنودہ ، ح : 3270 و صحیح مسلم ، صلاة المسافرین ، باب الحث علی صلاة اللیل وان قلت ، ح : 774)

''اس آدمی کے کان میں شیطان نے پشات کردیا ہے ۔''

شیطان انسان کو گہری نیند میں بتلا کر دیتا ہے، جس کو وجہ سے وہ نماز صبح یا دیگر نمازوں کے لیے اٹھ نہیں سکتا۔ اس صورت کا علاج اس طرح ممکن ہے کہ ٹائم پس کا الارم لگا لیا جائے یا کسی دوسرے شخص کہہ دیا جائے کہ وہ اسے بیدار کردے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص492

محدث فتویٰ